

رویت ہلال اور علم ہیت

نیا چاند اور رویت ہلال :

یہ امر مسلمہ ہے کہ سورج، چاند اور زمین ایک قمری ماہ میں دو بار ایک سیدھ میں آجاتے ہیں۔ لہذا یہ واقعات اس وقت ہوتے ہیں جب چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہو اور زمین کے مدار کو قطع کرتے ہوئے گزرتا ہے۔ جب زمین سورج اور چاند کے درمیان واقع ہوتی ہے تو یہ چاند صوبی رات کا موقع ہوتا ہے۔ اور جب چاند سورج اور زمین کے درمیان واقع ہوتا ہے تو عموماً ۲۸ ویں رات (قمری ماہ) کا موقع ہوتا ہے۔ تاہم ۲۷ اور ۲۹ قمری تاریخ کو بھی ہو سکتا ہے۔ چاند گریہن جب کبھی لگتا ہے تو یہی صورت یا چاند صوبی رات کو لگتا ہے۔ اور سورج گریہن دوسری صورت میں لگتا ہے لیکن یہ موقع کبھی کبھار پیش آتا ہے جس کی وجہ دوسری ہیں۔

دوسری صورت میں جب چاند اہل زمین سے مکمل طور پر غائب ہو جاتا ہے تو قمری حساب میں اس کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ پچھلا قمری ہیمنہ ختم ہو گیا۔ اس موقع کو اجتماعِ تیرین یا قرآن اور انگریزی میں "CONJUNCTION" کہتے ہیں۔ جب چاند مکمل طور پر غائب ہو جاتا ہے تو یہ محض ایک لمحہ کا وقت ہے۔ اس کے بعد تقویم کے حساب سے نیا چاند شروع ہو جاتا ہے۔ ایک قرآن سے دوسرے قرآن تک کا درمیانی وقفہ اوسطاً ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ ہے۔ یہ وقفہ کسی ماہ دو گھنٹے تک بڑھ بھی سکتا ہے اور اسی طرح کسی ماہ اتالی کم بھی ہو سکتا ہے۔ لہذا اسی کا کوئی معین وقت نہیں۔ یہ صبح ۹ بجے بھی ہو سکتا ہے اور رات ۱۱ بجے بھی۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ جس دن یہ قرآن واقع ہوا ہے اسی رات چاند نظر آجائے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک تو چاند انتہائی ناریک ہوتا ہے۔ دوسرے مغربی افق پر شفق کی سرخی۔ جو تقریباً پون گھنٹہ تک اثر انداز رہتی ہے۔ ایسے چاند کے نظر آنے میں بہت بڑی روکاؤٹ ہے۔ ایک دن کا یا پورے چوبیس گھنٹے کی عمر کا چاند کتنا پتلا ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ یوں ہو سکتا ہے کہ آپ ایک خرلوزہ لیں۔ اس پر قابضوں کی صرف آٹھ دس لیکریں ہوتی ہیں۔ اگر آپ اس خرلوزہ کو آہنی دھ

یہ رویت کا اطلاق ان تقویم یا تاریخوں کے لئے کیا گیا ہے۔ ان کے لئے اس کا استعمال ضروری نہیں ہے۔ اگرچہ یہ تقویم اور تاریخیں صحیح ہیں۔

۲۰۔ برابر حصوں میں کاٹ دیں تو ایک قاش کی جتنی موٹائی درمیان سے بھگی وہی ایک دن کے چاند کی موٹائی ہے لیکن لمبائی پورا نصف دائرہ نہیں بلکہ بہت کم بھگی۔

گو سورج اور چاند ہمیں مشرق سے مغرب کی طرف نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ زمین کی محوری گردش کی وجہ سے ہے جو مغرب سے مشرق کو (ANTILOCK WISE) کلاک کا سوئیچ کی الٹی سمت یا برقی پنکھے کی طرح حرکت کر رہی ہے۔ چاند کو اپنی چال بھی مغرب سے مشرق کو ہے جو ایک قری ماہ میں زمین کے افق پر چکر لگاتا ہے۔ بالفاظ دیگر چاند روزانہ $360/29\frac{1}{2}$ تقریباً ۱۲ درجے مغرب سے مشرق کو سفر کرتا ہے۔ اور جب قرآن واقع ہوتا ہے تو اس لمحہ بعد چاند سورج سے بچے دہنا شروع ہوجاتا ہے!

ہندی تقویم کے مطابق جب تک چاند اور سورج کے درمیان ۱۲ درجے کا فاصلہ نہیں ہو جاتا، چاند کے نظر آنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ البتہ یونانی تقویم میں اسے $11\frac{1}{2}$ درجے تسلیم کیا گیا ہے لیکن یہ تو نظریاتی بحث ہے۔ ملاحظہ یہ ہوتا ہے کہ ۳۰ گھنٹے سے پہلے یا ۱۵ فاصلہ سے کم پر چاند کم ہی نظر آتا ہے۔ مندرجہ بالا تصریحات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ چاند کا واقع ہونا اور بات ہے اور اس کا نظر آجانا یا رویت ہلالی چیز ہے دگر ہے۔

رویت ہلال اور اختلاف مطالع:

قرآن کا وقت تو محض ایک لمحہ ہوتا ہے۔ اور ساری دینکے لئے قرآن کا بھی ایک وقت ہے۔ لیکن رویت ہلال کا معاملہ اس سے بالکل جدا ہے۔ چاند پہلے مغربی مقامات پر نظر آتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ مشرقی مقامات پر نظر آتا ہے۔ چاند کے اس طرح مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں نظر آنے کو اختلاف مطالع کہا جاتا ہے۔ اختلاف مطالع کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا مطالعہ ضروری ہے:

ہماری زمین گول ہے۔ لیکن شمالی اور جنوبی کناروں یا قطب شمال اور جنوبی پر قدر سے بھگی ہوتی ہے۔ اس کا قطر شرقاً غرباً ۷۹۲۶ میل اور محیط ۲۴۹۱۲ میل ہے۔ جبکہ شمالاً جنوباً اس کا قطر ۷۹۰۰ میل اور محیط ۲۴۸۶۰ میل ہے۔ چند درجہ فرق ہوا اندھا حاصل کرنے کے لئے زمین کو لمبائی اور چوڑائی کے لئے کئی فرضی خطوط میں تقسیم کیا گیا ہے۔

خطوط طول بلد اور عرض بلد

زمین پر شمالاً جنوباً ۳۶۰ فرضی خطوط کھینچے گئے ہیں جو خطوط طول بلد (LONGITUDE) کہلاتے ہیں۔ چونکہ ایک دائرہ میں ۳۶۰ درجے ہوتے ہیں۔ اس لئے خطوط بلد ایک درجے کا فاصلہ لاپہر کرتا ہے۔

ان خطوط طویل بلد کو آپ خوبزہ کی قاشوں کی ٹیکروں سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ ان خطوط میں سے ہر ایک خط کی لمبائی یکساں ہوگی۔ اور یہ لمبائی شمالاً جنوباً زمین کے محیط کے نصف کے برابر یعنی ۱۲۴۲۰ میل ہوگی۔ ان درجوں کے شمار کے لئے ضروری تھا کہ کسی ایک خط طویل بلد کو صفر درجہ قرار دیکر اسے معیاری خط طویل بلد سمجھا جائے۔ تاکہ اس خط سے دوسرے خطوط کے درجوں کا شمار کیا جاسکے۔ چنانچہ یہ خط لندن کے قریب واقع ایک گاؤں گرینویچ کے پاس سے قطب شمالی اور قطب جنوبی کو ملتا ہوا چلا گیا ہے۔ اور اس خط طویل بلد کو نصف النہار اولی (PRIME MERIDIAN) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کا درجہ طول بلد صفر ہے۔ اس نصف النہار اولی کے مشرق کی طرف واقع ۱۸۰ خطوط، خطوط طویل بلد مشرقی کہلاتے ہیں۔ اور مغرب کی طرف واقع خطوط، طویل بلد مغربی کہلاتے ہیں۔

ظاہر ہے۔ ۱۸۰ درجے طول بلد مشرقی اور ۱۸۰ درجے طول بلد مغربی

ایک ہی خط ہو سکتا ہے۔ اس خط کو بین الاقوامی تاریخی خط (INTERNATIONAL DATE LINE) کہا جاتا ہے۔ اس خط کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

خطوط عرض بلد (LATITUDE):

اسی طرح زمین کے مین درمیان شرقاً مغرباً جو فرضی خط کھینچا گیا ہے، اس کا نام خط استوا (EQUATOR) ہے۔ یہ صفر درجہ عرض بلد ہے۔ اور دوسرے خطوط عرض بلد کی درجہ بندی اور شمار کیلئے معیار کا کام دیتا ہے۔ خط استوا کے متوازی شرقاً مغرباً، خطوط شمال کو کھینچے گئے ہیں جو قطب شمالی پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں۔ لہذا یہ خطوط عرض بلد شمالی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح خط استوا سے جنوب کی طرف کھینچے گئے یہ خطوط خطوط عرض بلد جنوبی کہلاتے ہیں۔

خط استوا سے ۲۳ ۱/۲ درجے شمال کو جو فرضی خط کھینچا گیا ہے، اسے خط سرطان کہتے ہیں اور ۲۳ ۱/۲ درجے جنوب کی طرف واقع خط کا نام خط جدی ہے۔ ظاہر ہے کہ خط سرطان اور خط جدی کی لمبائی خط استوا کے برابر ہے۔ بلکہ اس سے بہت کم ہے۔ لہذا ان خطوط عرض بلد جنوں قطبین کی طرف واقع ہوتے ہیں، ان کی لمبائی کم ہوتی جاتی ہے۔ مثلاً خط استوا پر زمین کا محیط ۲۴۹۱۲ میل ہے تو خط سرطان اور خط جدی پر یہ محیط ۲۲۱۲۳ میل ہوگا۔

۳۰	درجے عرض بلد (شمالی یا جنوبی) پر	۲۳۳۵۵	میل
۴۵	"	۱۵۲۸	میل
۶۰	"	۸۶۸۲	میل

اور $۶۶\frac{1}{2}$ درجے عرض بلد شمالی یا جنوبی (پر ۱۶۰۶۲ میل ہوگا۔

اس کے بعد یہ لمبائی بڑی تیز سے کم ہو کر سفر درجے عرض بلد شمالی یا جنوبی (قطبین) پر ختم ہو جائیگی۔
 $۶۶\frac{1}{2}$ درجے شمالی سے سفر درجے شمالی اور $۶۶\frac{1}{2}$ درجے جنوبی سے سفر درجے جنوب تک کا علاقہ
 جلی الترتیب منطقہ بارودہ شمالی اور منطقہ بارودہ جنوبی کہلاتے ہیں۔ یہ علاقے عموماً صحیح کبستہ رہتے ہیں۔
 یہاں انسانی آبادی نہ ہونے کے برابر ہے اور ان مقامات پر عموماً ۶۵ کا دن اور ۶۵ کی رات ہوتی
 ہے۔ لہذا ان منطقوں کے متعلق ہمیں تحقیق کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

مندرجہ بالا تفصیل سے آپ کسی بھی درجہ عرض بلد کی لمبائی یا زمین کا اندازاً محیط معلوم کر سکتے ہیں۔
 یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح خطوط طول بلد کی لمبائی ہمیشہ برابر ہوتی ہے اسی طرح خطوط
 عرض بلد کا درمیانی فاصلہ ہمیشہ برابر ہوگا۔ ایک درجہ عرض بلد کا درمیانی فاصلہ $\frac{۶۹۸۴۰}{۱۸۰}$
 یا ۱۳۸ میل ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے خط استوا اور خط سرطان کا درمیانی فاصلہ ہر مقام پر

$$۱۳۸ \times ۲۳\frac{1}{2} = ۳۲۲۳ \text{ میل ہوگا۔}$$

خطوط طول بلد اور عرض بلد سے ہم مندرجہ ذیل فوائد حاصل کرتے ہیں:

۱۔ کسی مخصوص مقام کا محل وقوع:

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ لاہور ۷۵ درجے طول بلد مشرق اور ۳۲ درجے عرض بلد شمال میں واقع ہے، تو ہم
 زمین کے نقشے سے فوراً اسے تلاش کر سکتے ہیں۔ اس طرح یہ خطوط کسی بھی شہر اور مقام کا محل وقوع متعین کرنے
 میں مدد شایستہ ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں کسی شہر کا طول بلد اور عرض بلد معلوم ہو تو وہی نقشے پر ہم اس کا صحیح مقام
 تجویز کر سکتے ہیں۔ ان خطوط کی مدد سے کسی ملک یا براعظم کا محل وقوع بھی بتلایا جاتا ہے۔

۲۔ دو مقامات کا درمیانی فاصلہ:

یہ تو ہم بتلا چکے ہیں کہ خطوط طول بلد زمین کو شمالاً جنوباً ۳۶۰ برابر حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور
 خطوط عرض بلد کی لمبائی شمالاً جنوباً کم ہوتی چلی جاتی ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ
 ۱۔ خط استوا پر ایک درجہ طول بلد کا درمیانی فاصلہ $\frac{۲۲۹۱۲}{۳۶۰} = ۶۹\frac{1}{5}$ میل ہوگا۔

۲۔ خط سرطان یا جدی پر یہ فاصلہ $= ۶۷$ میل

(ج) ۳۰ درجے عرض بلد پر $= ۶۵$ میل

(د) ۴۵ درجے عرض بلد پر $= ۶۰$ میل

(ه) ۶۰ درجے عرض بلد پر $= ۵۲$ میل

اور (د) $۶۶\frac{1}{2}$ درجے عرض بلد پر = ۶۶ میل رہ جائیگا۔

قرن کیجئے کہ دو مقام و اور ب خط سرطان پر واقع ہیں۔ و کا درجہ طول بلد ۲۵ درجے مشرق اور ب کا درجہ طول بلد ۶۵ درجے مشرق ہے۔ تو ان کا درمیانی فاصلہ = $(۶۵ - ۲۵) \times ۶۰ = ۲۴۰۰$ یا ۶۰×۳۰ = ۲۰۱۰ میل ہوگا۔

اسی طرح دو مقام ج اور د ایک ہی طول بلد پر واقع ہیں۔ ج ۲۵ درجے عرض بلد شمالی پر اور د ۱۵ درجے عرض بلد جنوبی پر واقع ہے۔ تو ان کا درمیانی فاصلہ $(۱۵ + ۲۵) \times ۱۳۸ = ۱۳۸ \times ۴۰ = ۵۵۲۰$ میل ہوگا۔

لیکن بیشتر مقامات جن کا درمیانی فاصلہ معلوم کرنا مطلوب ہوتا ہے وہ ایک ہی طول بلد یا عرض بلد پر واقع نہیں ہوتے۔ ایسے مقامات کا فاصلہ معلوم کرنے کے لئے ہم :
خطوط طول بلد کے درجات کا فرق \times خطوط طول کے فاصلہ کی اوسط کا طریق استعمال کریں گے۔

مثال :

لاہور کا درجہ طول بلد ۷۵ درجے مشرق اور عرض بلد ۳۲ درجے شمالی ہے۔ جبکہ مکہ معظمہ کا طول بلد ۴۰ درجے مشرق اور عرض بلد ۲۳ درجے مشرق ہے۔ ان دونوں ادریاتی فاصلہ کیا ہوگا؟

حل : خطوط طول بلد کے درجات کا فرق = $۷۵ - ۴۰ = ۳۵$

$۲۳\frac{1}{2}$ درجے عرض پر فی درجہ طول بلد ۶۰ میل کا فاصلہ ہوتا ہے اور ۳۰ درجے پر ۶۶ میل کا۔ تو ہم انفرادی ۶۷ اور ۶۵ کا اوسط ۶۶ میل فرض کر لیتے ہیں۔ تو اس طرح لاہور اور مکہ معظمہ کا درمیانی فاصلہ انفرادی = $۶۶ \times ۳۵ = ۲۳۱۰$ میل ہوگا۔

۲۔ معیاری وقت :

دین اپنے محور کے گرد ۲۴ گھنٹے میں ایک پکر پکر کرتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں دن رات پیدا ہوتے ہیں۔ گویا زمین ۲۴ گھنٹے میں ۳۶۰ درجے طول بلد گھوم جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین ایک گھنٹہ میں ۱۵ درجے طول بلد گھومتی ہے (اور یہ رفتار خط استوا پر ۱۰۳۸ میل فی گھنٹہ بنتی ہے۔ خط سرطان یا جدی پر یہ رفتار $۶۷ \times ۱۵ = ۱۰۰۵$ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ اور ایک درجہ طول بلد ۴ منٹ میں طے ہوتا ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ :

ایک مخصوص مقام و پر جو ۳۰ درجے طول بلد مشرق میں واقع ہے۔ مقام ب سے جو ۴۰ درجے مشرق میں واقع ہے۔ سو راج $۴۰ - ۳۰ = ۱۰$ درجے \times منٹ = ۴ منٹ بعد طلوع ہوگا۔ کیونکہ

حقیقتاً مقام و مقام ہا سے ۱۰ درجے مغرب میں واقع ہے۔

اسی طرح اگر مقام ب ۱۰ درجے مغرب میں واقع ہوگا تو وہاں سورج مقام ۱ سے ۳۰-۱۰۰
 ۲۰ x ۲۷ منٹ ۱۶۰ منٹ یا ۲ گھنٹہ ۲۰ منٹ بعد طلوع ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کی موڑ
 گردش کلاک کی سوئیوں کے برعکس ANTILOCK WISE حرکت کرتی ہے۔ جو بائیں سے دائیں یا
 مغرب سے مشرق کو گھومتی ہے۔

یعنی جو مقامات مشرق کی جانب واقع ہوں گے وہاں سورج ۲۷ منٹنی درجہ کے حساب سے پہلے
 نمودار ہوگا۔ اور جو مقامات مغرب میں ہیں وہاں اسی جانب سے بعد میں طلوع ہوگا۔ مثلاً لاہور کا درجہ
 طول ۱۶ درجہ مشرق ہے اور کہ مظفر یا مدینہ منورہ ۲۰ درجے مشرق، تو سورج کہ مظفر یا مدینہ منورہ میں لاہور
 کی نسبت ۱۵-۲۰ = ۲۷ x ۲ = ۵۰ = ۱۲۰ یا دو گھنٹہ ۲۰ منٹ بعد میں طلوع ہوگا۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک ہی خط طول بلکہ برواق تمام مقامات پر سورج اور چاند ایک ہی وقت
 طلوع ہوں گے اور ایک ہی وقت غروب ہوں گے۔ مثلاً حیدرآباد سندھ، کابل اور تاشقند کا طول بلکہ تقریباً ۶۹-
 مشرق ہے۔ تو اگر حیدرآباد میں سورج صبح چھ بج کر ۳۳ منٹ پر طلوع ہوگا تو کابل اور تاشقند میں بھی اسی وقت
 ہوگا۔ اور اگر تاشقند میں چاند غروب آفتاب کے بعد نظر آ گیا ہے تو ان مقامات پر ضرور نظر آنا چاہیے بشرطیکہ
 ابر یا فضا کی کثافت آڑے نہ آئے۔ لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حیدرآباد، کابل اور تاشقند کا سطح ایک ہے۔
 مزید وضاحت یہ ہونی چاہتی ہے کہ ایک مقام کو لاہور سے پورے ۱۰۰ درجے مغرب میں واقع ہے۔
 یعنی اگر لاہور کا درجہ طول بلکہ ۲۵ مشرق ہے تو مقام ۱۰۰ درجے مغرب ہے۔ تو جیسا کہ لاہور سورج
 طلوع ہوگا وہاں غروب ہوگا اور رات شروع ہو جائیگی۔ مگر یا مقام ۱ اور لاہور کے مطابق بالکل ایک
 دوسرے کے مخالف ہیں۔

عیسوی تقویم میں دن (دن رات کا مجموعہ) آدمی رات یعنی رات کے بالہ بجے سے شروع ہو کر دوسرے
 دن آدمی رات کو ۱۲ بجے ختم ہوتا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ دنیا کے تقریباً ہر مقام پر نصف النہار یا
 زوال آفتاب کے وقت دوپہر کے ۱۲ بج رہے ہوں۔ اس مقصد کے حصول کیلئے سال کا دنیا کو وقت ۲۴
 منٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منطقہ ۱۵ درجے طول بلکہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتلایا ہے۔ اگر خلیج
 کے قریب واقع طول بلکہ کو صفر درجہ یا نصف النہار اولیٰ تقسیم کیا گیا ہے۔ لہذا اگر خلیج کا وقت ہی معیار وقت
 قرار دیا گیا ہے۔ اب ایک نام لے جو کہ خلیج سے ایک منطقہ رات یا ۱۵ درجے طول بلکہ پر مشتمل ہے۔
 وہاں زوال کے وقت گھڑی کو ۱۲ بجانے کے لئے گریخ کے وقت سے ایک گھنٹہ غلطی آگے رکھنا چاہیگی۔

اور دوسرا مقام بجز گرنیچ سے ۱۵ درجے طول بلد مغربی میں واقع ہے، وہاں گھڑی پیچھے رکھنا ہوگی۔ اس کی طول بلد سمجھئے کہ لاسور کا درجہ طول بلد ۵۰، درجہ شرقی یا گرنیچ سے وقت کے پانچ منٹوں کی دوری پر مشرق میں واقع ہے۔ تو جس وقت گرنیچ میں دوپہر کے بارہ بج رہے ہوں گے لاسور میں ۵ بجے شام کا وقت ہوگا۔

وقت میں اس مطابقت کے لئے، کہ ہر مقام پر وہی تاریخ (آدمی رات سے شروع ہو، یہ تاریخ صحیح) کیا گیا ہے کہ مشرق کی سمت جاتے وقت ہر ۱۵ درجے کی مسافت کے بعد گھڑی ایک گھنٹہ آگے کر لی جائے۔ مغرب کو سفر کرتے وقت ہر ۱۵ درجے کے بعد گھڑی کو ایک گھنٹہ پیچھے کر لیا جائے۔ اس طریق کار سے ایک اور الجمن پیش آتی ہے جو درجہ ذیل ہے :

فرض کیجئے کہ گرنیچ سے دو ہوائی جہاز یکم جولائی بروز منگل ۱۲ بجے دوپہر اوسطاً ۵۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتے ہیں۔ ایک بالکل مشرق کو اڑتا ہے اور دوسرا مغرب کو۔ اور دونوں ۱۸۰ درجے طول بلد یا نصف میل زمین یا تقریباً $\frac{1}{2}$ انچرا میل کا فاصلہ ۲۵ گھنٹے میں طے کر کے ۱۸۰ درجے شرقی اور مغربی طول بلد پر آتے ہیں۔ تو جو جہاز مشرق کی طرف سفر کرے گا وہ ۱۲ گھنٹے اپنی گھڑی کو آگے کر لگیا تو اس کی گھڑی ۲۵ گھنٹے گزرنے کے بعد ۲ جولائی ایک بجے دوپہر کے بجائے ۳ جولائی بروز جمعرات ایک بجے رات کا وقت ظاہر کرے گی (یعنی ۲۵ گھنٹے میں ۱۳ گھنٹے جمع کرنے سے ۳۸ گھنٹے کا وقفہ ظاہر کرے گی) اور جو جہاز مغرب کی طرف سفر کر رہا ہوگا، اس کی گھڑی ۲۵ گھنٹے کی بجائے ۲۵ - ۱۲ = ۱۳ گھنٹے ظاہر کرے گی۔ اور ۲ جولائی بروز بدھ رات کا ایک بج رہا ہوگا۔ گویا پورے ایک دن کا فرق پڑ جائیگا۔

بین الاقوامی تاریخی خط :

اس مسئلہ کا حل یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جو ہوائی یا بحری جہاز سفر کرتے ہوئے اس ۱۸۰ درجے کے طول بلد کو (جو کہ شرقی اور مغربی ایک ہی خط ہے) پار کرتے ہوئے مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہیں وہ اپنی گھڑیوں میں ایک دن آگے کر لیتے ہیں۔ اور جو جہاز مشرق سے مغرب کی طرف جاتے ہیں وہ ایک دن پیچھے کر لیتے ہیں۔ کیونکہ ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی طول بلد پر واقع مقامات پر ۲ جولائی بدھ بھی ہو اور ۳ جولائی جمعرات بھی۔ اس ۱۸۰ درجے طول بلد کو جہاں ایک دن اور تاریخ زیادہ یا کم کر لیتے ہیں، بین الاقوامی خط تاریخ (INTERNATIONAL DATE LINE) کہتے ہیں۔ یہ زیادہ تر سمندر میں واقع ہے کہیں کہیں اسے بعض جزیروں کے ایک طرف سے گزرنے کے لئے یا سمندریں رکھنے کے لئے کچھ ٹھوسا کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ایک ہی آباد مقام پر بیک وقت دو تاریخیں نہ ہوں۔ یہ خط شمالی امریکہ کے قرب اور جاپان کے جزائر سے مشرق کی طرف ان دونوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ گو یا گرنیچ سے لے کر اس تاریخی

خط تک مشرقی ممالک مشرق کہلاتے ہیں۔ بعض یورپی ممالک اور افریقہ وغیرہ مشرق قریب ہے۔ حجاز، عراق، ایران و جزیرہ مشرق وسطیٰ ہے، برما، ہند چینی، جاپان اور چین وغیرہ مشرق بعید ہے اور یہ سب مشرقی طول بلد کے ممالک ہیں۔ اسی طرح سکاٹلےڈ، نیویا، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ مغزوں طول بلد والے ممالک ہیں۔ اور اس تاریخی خط پر مشرق اور مغرب دونوں کی انتہا ہوتی ہے۔

ان تصریحات کے بعد ہم اصل موضوع یعنی رویت ہلال اور اعتلاف مطالعہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کریں گے۔

نئے چاند اور رویت ہلال کا درمیانی وقفہ:

اب ہم ۱۹۷۵ء میں واقع ہونے والے تمام قرانات اور رویت ہلال کے درمیانی وقفہ کے اوقات کا تقابلی نقشہ پیش کرتے ہیں:

(نقشہ صفحہ ۳۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

اس نقشہ سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں:

- ۱۔ ہمارے علاقہ میں قران اور رویت کا درمیانی وقفہ کم از کم دودن ۲۸ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ ۳ دن ۲ گھنٹے تک ہو سکتا ہے۔
- ۲۔ اگر یہ وقفہ ۶۰ گھنٹے سے کم ہو تو چاند ۲۹ دن کے بعد نظر آئے گا۔ اور اگر ۶۰ گھنٹے سے زیادہ ہو تو چاند ۳۰ دن کے بعد نظر آئے گا۔
- ۳۔ موجودہ نظامات کی رو سے یہ ممکن ہے کہ کسی مقام پر ایک مخصوص دن مثلاً ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء کو یکم ربیع الاول ہو، دوسرے مقام پر اسی تاریخ کو ۲ ربیع الاول ہو، کہیں ۳ ربیع الاول ہو حتیٰ کہ کسی مقام پر ۴ ربیع الاول ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ اس صورت حال سے مسطرب ہے اور اس کا حل تلاش کرنے کی فکر میں ہے۔ اب ہم اس صورت حال کی وجوہ پیش کرتے ہیں۔
- ۱۔ اس صورت حال کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض اسلامی ممالک نے رویت ہلال کے شرعی طریقہ

لے یہ اوقات لندن کے نیکلیاتی ادارہ کی مطبوعہ روزمرہ "حسری - ASTRONICAL

"EPHEMERIS" سے ماخوذ ہیں۔ البتہ اوقات میں ۵ گھنٹے جمع کر کے ان اوقات کو پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق کر لیا گیا ہے۔

نمبر	موضوع	تاریخ	محل	مدرسین	مترجمین	تاریخ	محل	مدرسین	مترجمین
۱	۹ - ۱۲	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲	۱۹ - ۲۳	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۳	۱۸ - ۲۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۴	۱۸ - ۲۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۵	۱۸ - ۲۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۶	۱۹ - ۲۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۷	۱۹ - ۲۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۸	۱۹ - ۲۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۹	۱۸ - ۱۹	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۰	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۱	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۲	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۳	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۴	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۵	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۶	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۷	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۸	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۱۹	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۰	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۱	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۲	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۳	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۴	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۵	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۶	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۷	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۸	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۲۹	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۳۰	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۳۱	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۳۲	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱
۳۳	۱۵ - ۱۶	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱	۱۱	بھارت	۱۱	۱۱

کو سمجھ کر قرآن کو ہی نئے چاند کی بنیاد قرار دے دیا ہے۔ یہ ایک غیر شرعی فعل ہے جس کے لئے شریعت اسلامیہ میں کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر اس چیز کو ملحوظ رکھا جائے یہ درمیانی وقفہ ۲۴ سے ۳۰ گھنٹے تک کم ہو سکتا ہے۔

۲۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ عصر حاضر میں معیاری اوقات مقرر کر کے ایک دن کا فرق، جو سورج کو دینا کے تمام مقامات پر طلوع ہونے میں لگتا ہے، نکال دیا گیا ہے۔ اگر یہ اختراعی طریقہ استعمال نہ کیا جائے تو شمسی اور قمری تاریخوں میں پورے ایک دن کا فرق مزید کم ہو سکتا ہے۔ اگر ہم یہ چاہیں کہ ہم بھی اسی طریقہ سے رویت ہلال میں سے ایک دن کا فرق کم کر دیں تو ہمارے لئے اس کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ یہ بھی کیسے یا نسی کی ایک شکل ہے جس سے مسلمانوں کو روک دیا گیا ہے۔ اگر شمسی اوقات کو عالمی حالہ رہنے دیا جاتا تو دنیا میں چاند کی تاریخ میں صرف ایک دن کا فرق ہو سکتا تھا۔ اور اس ایک دن کے فرق کو دور کرنے کا عمل سوچنا ناممکن تھے۔ وجہ یہ ہے کہ سورج خود دینا بھر کے تمام مقامات پر ۲۴ گھنٹے کے دوران طلوع ہوتا ہے۔ لیکن چاند کو تمام دنیا کے مقامات پر طلوع ہونے کے لئے ۲۹ گھنٹے ۴۹ منٹ کی مدت درکار ہے۔ چاند ۲۴ گھنٹے میں زمین کے ۳۶۰ درجات طول بلد پر تو طلوع ہو سکتا ہے باقی ۱۲ درجات طول بلد یعنی خط استوا کے لحاظ سے تقریباً ۸۵ میل کے رقبہ میں دوسرے دن نظر آئیگا۔

۳۔ ان دو وجوہ کے علاوہ ایک تیسری وجہ وقت کے شمار کا طریقہ کار ہے۔ عیسوی تقویم میں رات کے بارہ بجے کے بعد نئی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ جبکہ قمری تقویم میں مغرب آفتاب کے بعد نئی تاریخ شروع ہو جاتی ہے۔ ہندی تقویم میں نئی تاریخ طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی دن رات کا ذکر فرمایا ہے تو پہلے رات کا ذکر آیا ہے۔ وقت کا یہ جھاگنا دستور بھی رویت ہلال میں فرق پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے جیسا کہ نقشہ بالا سے ظاہر ہے۔

اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ آیا کوئی ایسی تدبیر اختیار کی جاسکتی ہے جس سے یہ فرق ختم ہو سکے یا کم ہو سکے۔ ہم نہ تو موجودہ معیاری وقت کے نظام کو بدل سکتے ہیں اور نہ ہی قمری تقویم کو شمسی کے مطابق کر کے خود چاند کے لئے معیاری وقت مقرر کر کے ایک دن کا فرق نکال سکتے ہیں۔ لہذا شمسی اور قمری تقویم میں اس وجہ سے ایک دن کا فرق موجود رہے گا۔

چاند کے تقریباً تیسویں حصہ پر بہر حال دوسرے دن نظر آئیگا۔ یہ فرق بھی ایسا فرق

ہے جسے ہم رویت ہلال کی شرعی قیود میں رہ کر کسی صورت بھی رفع نہیں کر سکتے۔

ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ نئے چاند کو نیا دقرار دینے کی غیر شرعی ریت کو ترک کر دیں نیز تاہم یا
نفسا کی کثافت کی وجہ سے اگر چاند نظر نہیں آ رہا تو شہادت کی بنا پر مطلع کا لحاظ رکھتے ہوئے اس اختلاف کو
دور کر دیں۔ ان اقدامات سے یہ فرق کم ہو سکتا ہے جو کہ بیشتر مقامات پر تو ایک دن کا ہو گا۔ لیکن کچھ
مقامات، دنیا کے ستائیسوں حصہ میں، دو دن کا ہو سکتا ہے۔

ابریک وجہ سے رویت ہلال میں اختلاف ایک اضافی چیز ہے، جو قمری تقویم پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ لہذا اس
اختلاف کو شہادت کے ذریعہ بہر حال دور کر دینا چاہیے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ
کسی دن ہلال کسی مقام پر مغربی افق سے ۱۸ درجے بلندی پر ہے تو اسے ضرور نظر آ جانا چاہیے۔ مگر ابریک وجہ
سے نظر نہیں آ سکتا تو شریعت نے اس کا نہایت آسان حل بتلایا ہے۔ کہ اگر چاند دیکھنے کی آس پاس کے علاقہ سے کوئی
معتبر شہادت میسر آ سکتی ہے تو اس پر اعتبار کیا جائیگا ورنہ پچھلے مہینہ ۳۰ کا شمار کرنا ہو گا۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ علم ہیئت کی رو سے آس پاس کے علاقہ کی حدود کیا ہیں؟
اگر چاند بالکل ہمارے سر پر چمک رہا ہو تو اسے ہم ۹۰ درجے کے زاویہ کی بلندی قرار دیتے ہیں اور چاند ہمارے
مغربی افق سے نصف آسمان تک پہنچا ہے تو یہ گویا ۹۰ درجے کا فاصلہ طے کر کے آیا ہے چونکہ ہر گول چیز کے
قرار دئے گئے ہیں لہذا چاند کا آسمان پر درجوں کے حساب سے فاصلہ اور ہمارا زاویہ نگاہ ایک ہی بات ہے۔

بالکل ایسے ہی صورت حال زمین کے درجات طول بلد کی ہے۔ ایک ہی طول بلد پر واقع تمام شہروں یا ملکوں کا
چاند سورج دونوں کے حساب سے مطلع ایک ہی ہوتا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ مقام ۱ پر ہلال ۱۸ درجے زاویہ بلندی
پر مشاہدہ لگایا تو اس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

- ۱۔ یہ ہلال سورج غروب ہونے کے ایک گھنٹہ ۱۲ منٹ بعد غروب ہوگا اور شفق کی درجہ نما مغرب کے بعد ہی نظر آ سکتا ہے۔
- ۲۔ مغرب میں اس چاند کا مطلع غیر محدود، کیونکہ یہ چاند مغرب کی طرف سے آیا ہے لہذا مغرب ملاتے آئے ہیں پہلے دیکھ چکے ہیں۔
- ۳۔ مشرق میں اس کا مطلع ۵ درجے مزید طول بلد مشرق کا فاصلہ ہوگا۔ کیونکہ ۱۳ درجے کا چاند نظر نہیں آتا۔
- ۵۔ درجے مشرق میں واقع مقام پر یہ چاند نظر آئیگا اور ۵ درجے طول بلد کا سیدھا مشرقاً غزباً فاصلہ

(۱) خطا استوا پر ۵ × ۶۶ = ۳۳۰ میل ہوگا = ۳۳۶ میل سیدھا مشرق کو۔

(ب) خط جہی یا سرطان پر ۵ × ۶۷ = ۳۳۵ میل

(ج) ۶۶ درجے جہی یا خط سرطان پر تقریباً ۵ × ۶۶ = ۳۳۰ میل سیدھا مشرق کو ہوگا۔

(د) ۶۶ درجے کے اوپر کے مقامات پر رویت ہلال پر ایک دم بہت زیادہ اثر پڑ جاتا ہے حتیٰ کہ ۵۵ درجے